17-7-2020

Name: Adil Rashid

Asst. Professor (Urdu) RN COLLEGE
HAJIPUR, BRABU, MUZAFFARPUR

موضوع ۔ مسجد قرطبہ ۔ علامہ اقبال (بال جبریل)

BA (H) - Part - II

Scanned with CamScanner

مسجد قرطبہ

"مسجد قرطبہ" اقبال کی منفرد فنی نظم ہے۔ ۱۹۳۳ء میں اقبال نے اسے قرطبہ (ہسپانیہ) کے دوران قیام میں اس اجڑے دیار کی جامع مسجد کی زیارت کے بعد لکھی ہے۔

یہ مسجد ویران ہونے کے باوجود آج بھی دنیا کی عظیم ترین مسجدوں میں سے ایک ہے۔ اس کی شان و شوکت کا اندازہ اس کے طول و عرض سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس کو سلطان عبدالرحمٰن الداخل نے جامع دمشق کے نمونے پر تعمیر کرایا تھا۔ اس کے بعد اس کے جانشینوں نے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ زوال قرطبہ کے بعد یہ عدیم المثال مسجد گرجا میں تبدیل کر دی گئی۔

جس طرح یہ مسجد مسلمانوں اور عربوں کے فن تعمیر کا شاہکار ہے اسی طرح اقبال کی یہ نظم جدید اردو ادب کا شاہکار ہے۔ اس میں رمزیت اور ایمائیت کے ساتھ رومانیت اور جذبات نگاری یعنی Symbolism & Romanticism کا عنصر ہے اور حقیقت پسندی اور شعریت یعنی Realism بھی۔

فنِ شاعری کی تمام خوبیاں اس میں بیک وقت موجود ہیں۔ اقبال نے اپنی خداداد شاعرانہ قوت سے کام لے کر ان تمام صوری اور معنوی خوبیوں کو باہم دگر مربوط کر دیا ہے۔ ان تمام خوبیوں نے اسے غیر معمولی دلکشی بخش دی ہے۔

اس نظم میں محاسنِ شعری کے علاوہ تاریخ، فلسفہ اور رجائیت کے عناصر بھی موجود ہیں۔ اقبال نے اختصار کے ساتھ اندلس کے مسلمانوں کی تاریخ بھی بیان کر دی ہے۔ جہاں ایک طرف دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ کھینچا ہے وہیں مسلمانوں کو ان کے شاندار مستقبل کی جھلک بھی دکھائی ہے۔ ان تمام ظاہری و باطنی خوبیوں کی بنا پر اس نظم میں بے پناہ جاذبیت اور دلکشی پیدا ہوتی ہے۔

اس نظم میں آٹھ بند ہیں۔ ہر بند میں ایک مرکزی خیال ایک دنیا آباد ہے۔

(1) پہلے بند میں کارِ جہاں کی بے ثباتی اور زمانے کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

(۲) دوسرے بند میں جو بطور تمہید لکھے گئے ہیں ان میں عشق کی صفات واضح کی گئی ہیں۔

(۳) تیسرے بند میں شاعر مسجد قرطبہ سے مخاطب ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اس مسجد کی بنیاد عشق پر رکھی گئی تھی۔

(۴) چوتھے بند میں مسجد کی شان و شوکت کا تذکرہ ہے اور ضمناً ملت اسلامیہ کی بقاء کا مژدہ بھی سنایا ہے۔

(۵) پانچویں بند نے اقبال مرد مومن کا تصور پیش کیا ہے۔

(۶) چھٹے بند میں عربوں کی فتوحات اور عظمت رفتہ کا بیان ہے۔

(۷) ساتویں بند میں یورپ کے بعض اہم انقلابات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(۸) آٹھویں بند میں اقبال نے الہامی رنگ میں مسلمانوں کی نشاۃ الثانیہ کی پیشن گوئی کی ہے اور اپنا فلسفہ پیغام (کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ اس نظم کا مقصد واضح ہو سکے۔

Scanned with CamScanner